Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴/۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۸ وفا ۱۳۵۳ ہش ۱۸ جولائی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۶۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے فلو کی تکلیف ابھی چل رہی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قرآن مجید کی سچّی فرمانبرداری کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم جولائی ۱۹۱۰ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ آپ کے قرآن میں نمرود حضرت ابراہیمؑ کے مقابل کا ذکر ہے حالانکہ وہ کوئی شخص نہیں ہوا۔ میں نے کہا یہی تو اعجازِ قرآنی ہے کہ اس مدِمقابل کا نام نہیں لیا۔ گویا بتلا دیا کہ یہ ایسا بے نشان کیا جاوے گا کہ ایک زمانہ میں اس کی ہستی سے بھی انکار کیا جاوے گا۔ اس کے خلاف حضرت ابراہیمؑ کو دیکھو کہ مجوسی، عیسائی، یہودی، مسلمان سب ہی اس کا نام عزت سے لیتے ہیں اور اس کی اولاد تمام روئے زمین پر موجود ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام نامی پانچ بار تو چھتوں پر باوازِ بلند پکارا جاتا ہے اور پھر کس عزت کے ساتھ۔ مگر کیا کوئی عتبہ، ربیعہ، شیبہ، ابوجہل اور پھر امام حسینؓ کے مقابل یزید کی اولاد ہونے کی طرف بھی اپنے تئیں منسوب کرتا ہے۔ یاد رکھو آرام کی زندگی کے لئے یہ چالاکیاں یہ ساز و سامان کچھ بھی مفید نہیں بلکہ قرآن مجید کی سچّی فرمانبرداری کرو۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس باغ میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گزرتا ہے کہ میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جاویں۔ مسلمانوں کے پاس ایسی مقدس کتاب ہو اور پھر وہ تکالیف و مشکلات میں پھنسے ہوں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا!"

("خطباتِ نور" جلد دوم صفحہ ۱۲۱)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں

آپؐ کا کلام خدا کا کلام اور آپؐ کا ظہور خدا کا ظہور اور آپؐ کا آنا خدا کا آنا ہے

"اللہ تعالیٰ نے مقامِ جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرتؐ کے ایسے رکھ دیئے ہیں جو خاص اس کی صفتیں ہیں جیسا کہ آنحضرتؐ کا نام محمدؐ رکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت ہی تعریف کیا گیا سو یہ غایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے مگر ظلّی طور پر آنحضرتؐ کو دی گئی۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آنحضرتؐ کا نام نور جو دنیا کو روشن کرتا ہے اور رحمت جس نے عالم کو زوال سے بچایا ہوا ہے آیا ہے اور رؤف اور رحیم جو خدا تعالیٰ کے نام ہیں ان ناموں سے بھی آنحضرتؐ پکارے گئے ہیں اور کئی مقام قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں۔ اُن کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور۔ اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔ حق سے مراد اس جگہ اللہ جلّشانہٗ اور قرآن شریف اور آنحضرتؐ ہیں۔ اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں۔ سو دیکھو اپنے نام میں خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو کیونکر شامل کر لیا ہے۔ اور آنحضرتؐ کا ظہور فرمانا خدا تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اس کی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔ اسی جامعیت تامہ کی وجہ سے سورۃ آلِ عمران جزو تیسری میں مفصل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیت شانِ خاتم الرسل پر جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت اور جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو۔ اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرتؐ کا اقرار کرتے آئے ہیں"

(سرمہ چشم آریہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

حصولِ فیضان کی حقیقی راہ

انسان ہر گھڑی اِس امر کا محتاج ہے کہ اسے فیضانِ الٰہی حاصل ہو کیونکہ حصولِ فیضانِ الٰہی کے بغیر نہ عبادات عند اللہ مقبول ہو سکتی ہیں اور نہ جانی و مالی قربانیاں، نہ دعائیں، نہ صدقہ و خیرات اور نہ دیگر نیک اعمال۔ ظاہر ہے کہ جب تک عبادات اور دیگر نیک اعمال عند اللہ مقبول قرار نہ پائیں۔ اُسوقت تک ان کا اجر بھی انسان کو نہیں مل سکتا اور نہ ان کی وجہ سے وہ نیک بن سکتا ہے اور نہ اس کی زندگی کسی نیک تغیر سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔ عبادات اور نیک اعمال اُسی وقت ہی نتیجہ خیز اور مثمر بثمرات ہوتے ہیں جب ان کے نتیجہ میں انسان فضلِ خداوندی اور فیضانِ الٰہی کا مورد بن سکے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ طریق کیا ہے کہ جسے اختیار کرنے سے عبادات اور دیگر نیک اعمال اِس طرح اور اِس رنگ میں بجالانے کی توفیق ملتی ہے کہ وہ فیضانِ الٰہی کے حصول پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اِس سوال کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود جواب دیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے اس کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے خود کہہ کر دلوایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آل عمران آیت ۳۲)

(اے رسول!) تو کہہ کہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (اس صورت میں) اللہ بھی تم سے محبت کریگا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع نہ کی جائے اُس وقت تک عبادات اور دیگر نیک اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہوتے، وہ سراسر بے نتیجہ، بے برکت اور بے ثمر رہتے ہیں۔ اِس لحاظ سے اتباعِ رسولؐ وہ ذریعہ ہے جسے اختیار کرنے کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ انسان کی عبادات اور دیگر نیک اعمال عند اللہ مقبول قرار پاتے ہیں بلکہ وہ اس کی زندگی میں انقلاب برپا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ ایسا شخص اس رنگ میں فیضانِ الٰہی حاصل کرنے میں کامیاب رہتا ہے کہ وہ خود اپنی جگہ خدا تعالیٰ کا پیارا بن جاتا ہے اور وہ اُس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی بندہ سے محبت کرنا ہی اِس امر پر دال ہوتا ہے کہ اُسے بحمد اللہ تعالیٰ فیضانِ الٰہی بدرجۂ اولیٰ حاصل ہے۔ پس اگر کوئی شخص نمازیں پڑھتا ہے اور دیگر نیک اعمال بجالاتا ہے لیکن اپنے جملہ معاملات اور معمولات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کو نہ صرف یہ کہ لازم نہیں پکڑتا بلکہ اسے چنداں ضروری نہیں سمجھتا تو وہ لاکھ نمازیں پڑھے اور دیگر نیک اعمال بجالائے وہ فیضانِ الٰہی سے یکسر محروم و بے نصیب رہتا ہے۔ ایسے شخص کی نمازیں اس کے منہ پر مار دی جاتی ہیں اور اس کے نیک اعمال رد کر دیئے جاتے ہیں اور وہ عند اللہ کسی اجر و ثواب اور انعامات و تفضلات کا مستحق قرار نہیں پاتا۔ الغرض عبادات اور دیگر نیک اعمال کے مقبول اور مثمر بثمرات ہونے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اگر یہ ہے تو سب کچھ ہے اور اگر خدانخواستہ یہ نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور آپؐ کی محبت دلوں میں قائم کرنے اور اِس طرح آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کی لگن پیدا کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اِس لئے آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کو ایسے وجد آفریں انداز میں ذہن نشین کرایا اور اپنے متبعین میں آنحضورؐ کی پیروی اور اتباع کے لئے ایسا ذوق و شوق اور ایسا جوش پیدا کر دکھایا کہ وہ فیضانِ الٰہی کے مورد بنے بغیر نہ رہے اور خود ان کی ہستیوں میں ایسا انقلاب آیا کہ وہ نہ صرف باخدا بلکہ خدا نما وجود بن کر مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی اقوام کی سعید روحوں کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا والہ و شیدا اور آپؐ کا کامل پیرو اور متبع بنانے کا وسیلہ ثابت ہوئے۔ ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات میں سے ایک ارشاد ہدیۂ قارئین کرتے ہیں جس میں آپ نے اتباعِ رسولؐ کی عظمت و اہمیت، اس کی تاثیرات اور اس سے انحراف کی ہلاکت کو بہت ہی مؤثر انداز میں واضح فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ دُنیا کے کاروبار میں آرام سے زندگی بھی بسر کرتے رہیں اور خدا بھی مل جاوے اور انسان پاک بھی ہو جاوے اور اسے کوئی محنت اور کوشش نہ کرنی پڑے یہ بالکل غلط خیال ہے۔ کل انبیاء، اولیاء، اتقیاء اور صالحین کا یہ ایک مجموعی مسئلہ ہے کہ پاک کرنا خدا کا کام ہے اور خدا کے اس فضل کے جذب کے واسطے اتباعِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازبس ضروری اور لازمی ہے جیسا کہ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ سورج دنیا میں موجود ہے مگر چشم بینا بھی تو چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت لغو اور بے فائدہ نہیں ہے۔ جو ذرائع کسی امر کے حصول کے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں آخر اُنہیں کی پابندی سے وہ نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ کان سُننے کے واسطے خدا نے بنائے ہیں مگر دیکھ نہیں سکتے، آنکھ جو دیکھنے کے واسطے بنائی گئی ہے وہ سُننے کا کام نہیں کر سکتی۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے فیضان کے حصول کی جو راہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے اُس سے باہر رہ کر کیسے کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور طہارت ملتی ہے اتباعِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ خود خدا نے فرما دیا کہ اگر خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرو۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں کسی نبی یا رسول کی کیا ضرورت ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم پاک نہیں ہو سکتے جب تک کہ میں کسی کو پاک نہ کروں، تم اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں، تم مُردے ہو مگر جسے میں زندگی عطا کروں۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دُعا میں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے تاکہ پھر خدا تعالیٰ کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اُٹھائے۔ . . . . کیا کوئی ہے جو خدائی قانون کو مٹا سکے جو کہ اُس نے فضل کے حصول کے واسطے بنا دیا ہے کہ فضل کے حصول کے امیدوار از راہِ نیاز اِس دروازے سے داخل ہوں تب ان کی امیدیں پوری ہوں گی ورنہ اگر تمام عمر بھی بھٹکتے پھریں بجز اُس اصلی راہ کے جو اتباعِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی راہ) ہے ہرگز ہرگز منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکیں گے۔ خدا تعالیٰ نے ایک راہ بتا دی ہے۔ ہلاک ہوگا وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کریگا۔ مگر لوگ باوجود سمجھانے کے نہیں سمجھتے اور لاپرواہی کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

(۲)

احکام انصاف میں مساوات

اسی طرح احکام انصاف میں برابری رکھکر آپ نے مساوات کو قائم کیا خواہ کسی سے لڑائی ہو تو بھی اس کے متعلق انصاف کو قائم رکھا جائے گا مسلمان کی کسی مسلمان کی کسی یہودی سے لڑائی ہو۔ تو اس لڑائی میں مسلمان کو کوئی ترجیح نہ دی جائے گی نہ معاملات میں اپنی قوم کو ترجیح دی جائیگی جیسے مثلاً یہود بائبل میں حکم ہے کہ یہودی سے سود نہ لو۔ مگر غیر سے لے لو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے۔ سب بندے برابر ہیں۔ نہ کسی مسلمان سے سود لو۔ نہ کسی اور سے۔ اگر سود ظلم ہے تو ایک یہودی سے لینا ایسا ہی برا ہے جیسا کہ مسلمانوں سے۔

مساوات کا ایک بے نظیر سبق

اسی طرح آپ نے فرمایا۔ انصر اخاك ظالماً او مظلوماً۔ مسلمان تو اپنے بھائی کی مدد کر۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یہ سنکر صحابہ حیران رہ گئے۔ کہ مظلوم کی تو مدد کی جا سکتی ہے۔ ظالم کی کیا مدد کی جائے اور انہوں نے کہا۔ مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آ گیا۔ مگر ظالم کی کس طرح مدد کی جائے آپ نے فرمایا ظالم کی مدد اس طرح کرو۔ کہ اسے ظلم سے روک دو

یہ واقعہ نہ صرف اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ نے انصاف اور مساوات کو قائم کیا ہے اور معاملات میں سب انسانوں کو برابر کیا ہے۔ یہ تعلیم نہیں دی کہ ہر حالت میں اپنے بھائی کا ساتھ دو بلکہ یہ تعلیم دی ہے کہ اگر بھائی ظلم کرے تو یہ خیال کرکے کہ اس کے مقابل غیر ہے۔ بھائی کی مدد نہ کرو بلکہ ایسے وقت میں بھائی کی مدد یہی ہے کہ اس کا ہاتھ ظلم سے روکو کہ خدا کی نظر میں سب برابر ہیں بلکہ اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی انتہائی مقدس اور پاک تھی اگر نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ظالم ہوتے اور دوسروں کو نقصان پہنچانا امر سمجھتے۔ تو جب آپ نے فرمایا تھا۔ انصر اخاك ظالماً او مظلوماً اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم۔ تو اس وقت مسلمان حیران کیوں رہ جاتے اگر انہیں ظلم کی تعلیم دی جاتی تھی تو ان کے حیران رہ جانے کا کوئی موقع نہ تھا وہ تو ایسی تعلیم کے سننے کے عادی تھے۔ لیکن وہ حیران ہوئے۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ انہیں روز اول سے یہی تعلیم ملتی تھی کہ ظلم نہیں کرنا چاہئے اور یہی وجہ تھی کہ جب انہیں یہ کہا گیا کہ اپنے ظالم بھائی کی مدد کرو۔ تو اس تعلیم کو عام تعلیم کے خلاف پاکر وہ گھبرا گئے اور اس کی تشریح طلب کی جو ایسی بے نظیر تھی کہ اس نے اخلاقی فلسفہ کے نئے دروازے کھول دئے

عہد کا احترام

اسی مساوات کی مثال کے طور پر آپ کا وہ طریق عمل پیش کیا جا سکتا ہے جو آپ معاہدات کی پابندی میں کرتے تھے ایک دفعہ آپ لڑائی کے لئے جا رہے تھے لڑائی کے وقت سب جانتے ہیں کہ ایک ایک آدمی کس قدر قیمتی ہوتا ہے۔ اس وقت رستہ میں دو آدمی آپ کو ملے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کس طرح آئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اسلام لانے کے لئے آئے تھے ہم مکہ سے آئے ہیں مگر وہاں کہہ آئے ہیں کہ ہم مسلمانوں کی مدد کے لئے نہیں جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کہکر آئے ہو تو ہمارے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہو۔ جب ان سے تم کہہ آئے ہو کہ ہم مسلمانوں کی مدد کو نہیں جا رہے تو اب ہمارے ساتھ ملنے سے وعدہ خلافی ہو جائے گی۔ پس اس سے بچو۔ یہ کیسا اعلیٰ سبق مساوات کا ہے ہر چند یہ خود معمولی بات تھی۔ بیشک ایک خالی مقولہ ہے جس پر لوگ عمل نہیں کرتے ٹال دیتے ہیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر ایسے بے نظیر طور پر عمل کیا ہے کہ اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی ذرا غور کرو۔ ایک جرار دشمن کے مقابلہ کے لئے آپ جا رہے ہیں اور صرف تین سو آدمی آپ کے ساتھ ہیں۔ اس وقت آپ کو دو آدمی ملتے ہیں جو تجربہ کار سپاہی ہونے کی وجہ سے آپ کے لئے نہایت کارآمد ہیں مگر آپ انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیتے ہیں تاکہ ان کا عہد قائم رہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عہد خواہ اپنے سے ہو یا غیر سے کس طرح آپ اس کی پابندی کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جو دشمن جنگ کر رہا ہو اس کے عہد کو بھی پورا کرتے تھے۔

تمدنی اور شرعی مساوات کے علاوہ آپ نے روحانی مساوات بھی قائم کی ہے۔ چنانچہ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے ہر ایک قوم کے لئے روحانی بادشاہت پانے کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے سب دنیا کے لئے بھیجا ہے کوئی ادنےٰ ہو یا اعلےٰ۔ خدا تعالےٰ کے لئے سب برابر ہیں پس وہ اس کے دین میں داخل ہو سکتے ہیں اور اعلےٰ روحانی انعامات پا سکتے ہیں۔

قیام امن کے سامان

ساتواں احسان آپ کا یہ ہے کہ آپ نے دنیا میں امن قائم کرنے کے سامان پیدا کئے ہیں جس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل چند امور پیش کئے جاتے ہیں۔

ہر قوم کے بزرگوں کا ادب

دنیا میں بہت سے لڑائی جھگڑے اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے مذہب کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ سوائے ہمارے خدا تعالےٰ کو اور کوئی عزیز نہیں ہے۔ باقی لوگ ازل سے خدا کے دربار سے دھتکارے ہوئے ہیں۔ اب یہ خیال فطرت کے بالکل مخالف ہے۔ خواہ کوئی کسی قوم کا ہو اور کسی ملک کا ہو وہ خدا تعالےٰ پر اپنا ایسا ہی حق سمجھتا ہے۔ جیسا کہ دوسرا پس اس قسم کے خیال سے جذبہ حقارت بھڑک اٹھتا ہے اور جھگڑا اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ نے اس جھگڑے کا یہ اعلان کرکے کہ

ان من امة الا خلا فيها نذير

بالکل بند کر دیا۔ یعنی کوئی قوم بھی ایسی نہیں جس میں خدا تعالےٰ کے نبی نہ گذرے ہوں۔ اس اعلان کے ذریعہ سے سب اقوام کے نبیوں کے تقدس کو قبول کر لیا گیا ہے اور وہ منافرت جو دائرہ ہدایت کے محدود کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے اس اعلان کو مدنظر رکھنے والے کے دل سے دور ہو جاتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سب مذاہب کی اصل سچائی ہے۔ پس باوجود اختلاف کے سمجھے ان سے اتحاد ہے سب مذاہب خدا کے قائم کئے ہوئے اور اسی کے جاری کئے ہوئے ہیں۔ پس ان سے بغض اور ان کا قطعی انکار خود خدا کے فعل کا انکار ہے

اب غور کرو آپ نے یہ کیسا امن قائم کرنے کا طریق بتایا ہے۔ ایک ہندو جب ہم سے پوچھتا ہے تم رامچندر جی کو کیسا سمجھتے ہو تو ہم کہتے ہیں۔ ہم انہیں خدا تعالےٰ کا بزرگ سمجھتے ہیں یہ بات سنکر ایک ہندو ہم سے کس طرح ناراض ہو سکتا ہے اسی طرح ہم جہاں جائیں۔ ہمیں اس بات کی فکر نہ ہوگی کہ دوسروں کے بزرگوں میں کیڑے نکالیں۔ اگر کوئی بتائے کہ امریکہ یا افریقہ کے فلاں علاقہ میں خدا کا کوئی برگزیدہ گزرا ہے۔ تو ہم کہیں گے ٹھیک ہے۔ قرآن نے اس کا علم پہلے ہی دے دیا تھا کہ ہر قوم میں ہادی گزرے ہیں۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس تعلیم کے ذریعہ سے قیام امن کا ایک دروازہ کھول دیا ہے۔

کسی کی قابل عزت چیز کو برا نہ کہو

اب دوسری وجہ لڑائی جھگڑے کی یہ ہوتی ہے کہ انسان کسی قوم کے بزرگوں کو تو برا بھلا نہیں کہتا لیکن اس کی چیزوں کو برا کہتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے اس فعل سے بھی روکا ہے آپ کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے اعلان کیا ہے کہ

لاتسبوا الذین یدعون
من دون اللّٰہ فیسبوا اللّٰہ
عدوًا بغیر علم کذالک
زینا لکل امۃ عملھم
ثم الی ربھم مرجعھم
فینبئھم بما کانوا یعملون

(انعام ع ۱۳/۹)

فرمایا وہ چیزیں جنہیں دوسرے مذاہب والے عزت و توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے بت وغیرہ۔
ان کو بھی گالیاں مت دو۔ گو تمہارے نزدیک وہ چیزیں درست نہ ہوں۔ مگر پھر بھی تمہارا حق نہیں ہے کہ انہیں سخت الفاظ سے یاد کرو۔ کیونکہ اس طرح ان لوگوں کے دل دکھیں گے۔ اور پھر لڑائی اور فساد پیدا ہوگا۔ اور وہ بھی بغیر سوچے تمہارے اصول کو بُرا بھلا کہیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کو ضد میں آکر گالیاں دینگے۔

یہ کتنی اعلیٰ تعلیم ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے دوسرے مذاہب کے جو نیک پہلو تھے۔ ان کے متعلق تو فرمایا کہ انہیں مان لو۔ اور جو چیزیں سچی نہ تھیں۔ ان کے متعلق کہہ دیا کہ انہیں بُرا بھلا نہ کہو۔

ہر مذہب میں خوبی

(ج) تیسری بات لڑائی فساد پیدا کرنے والی یہ ہوتی ہے کہ ہر مذہب والا دوسرے مذہب کے متعلق کہتا ہے کہ وہ قطعاً جھوٹا ہے اس میں کوئی خوبی نہیں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ وقالت الیھود لیست النصاریٰ علیٰ شیءٍ وقالت النصاریٰ لیست الیھود علیٰ شیءٍ وھم یتلون الکتٰب کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم فاللّٰہ یحکم بینھم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون۔

(البقرہ ع ۱۴/۱۴)

فرمایا کہ اندھیر مچ رہا ہے یہودی کہتے ہیں عیسائیوں میں کوئی خوبی نہیں اور عیسائی کہتے ہیں یہودیوں میں کوئی خوبی نہیں حالانکہ یہ دونوں کتاب الٰہی پڑھتے ہیں۔ یعنی جب کتاب الٰہی پڑھتے ہیں۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ ہر ایک چیز میں خواہ وہ کتنی ہی بُری کیوں نہ ہو خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور جب کوئی چیز کسی فائدہ کی نہ رہے تو وہ بالکل مٹا دی جاتی ہے پس یہ کس طرح کہتے ہیں کہ دوسرے میں کوئی خوبی ہی نہیں۔

وہ مسلمان جو کہتا ہے کہ ہندو مذہب میں عیب ہی عیب ہیں۔ یا ہندو مسلمانوں کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کے مذہب میں عیب ہی عیب ہیں۔ یا عیسائی ہندوؤں کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کے مذہب میں عیب ہی عیب ہیں۔ کوئی خوبی نہیں ہے انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ عیسائیت دنیا میں قائم ہو مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ یا یہودیت قائم ہو۔ مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ ہندو دھرم قائم ہو مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو یا اسلام قائم ہو مگر اس میں کوئی خوبی نہ ہو۔ کوئی مذہب اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک اس میں کوئی خوبی نہ ہو مگر یہ تعلیم صرف اسلام نے ہی دی ہے کہ دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف کرو۔ دراصل یہ بزدلی ہوتی ہے کہ دوسروں کی خوبی کا اعتراف نہ کیا جائے۔

نیک نیتی سے ماننے والے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن کے قیام کا ایک یہ بھی ذریعہ اختیار کیا ہے کہ آپ نے دنیا کے سامنے اس صداقت کو بھی پیش کیا ہے کہ نہ یہ کہ سب اقوام میں نبی آئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ ہر مذہب میں کچھ خوبیاں ہیں بلکہ یہ امر بھی بالکل حق ہے کہ ہر مذہب کے پیروؤں میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جو اس مذہب کو سچا سمجھ کر مان رہے ہوتے ہیں نہ کہ ضد اور شرارت سے۔ پس یہ نیکی کی تڑپ جو ماننے والوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے نظر انداز نہیں کی جا سکتی اور گو وہ غلطی پر ہوں۔
مگر پھر بھی اُن کی یہ سعی قابل قدر ہے چنانچہ اس کی مثال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عمل سے ملتی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اسلام شرک کا سخت مخالف ہے۔ مگر ایک دفعہ کچھ عیسائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسجد میں بیٹھ کر بحث کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ان کی عبادت کا وقت ہو گیا۔ اور عبادت کے لئے مسجد سے باہر جانے لگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا یہاں ہی عبادت کر لو۔ چنانچہ انہوں نے بُت اپنے سامنے رکھے اور عبادت کر لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے بیٹھے دیکھتے رہے اب دیکھو کہ انہوں نے تو صلیب یا بزرگوں کے بتوں کی پوجا کی لیکن رسول کریم صلعم نے انہیں مسجد میں ایسا کرنے کی اجازت دی کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہ لوگ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے قرب کے لئے ایسا کر رہے ہیں پس انکی اس تڑپ کی آپؐ نے قدر کی اور انکی نیت کا لحاظ رکھتے ہوئے مسجد میں جو ذکر الٰہی کیلئے ہوتی ہے اپنی عبادت بجا لانیکی اجازت دی۔

جنگ کے حدود

دُنیا میں ایک باعث فساد کا یہ بھی ہوتا ہے کہ جب کسی نہ کسی وجہ سے فساد پیدا ہو جائے تو لوگ اُسے قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ فساد کو بھی دور فرمایا ہے اور جنگ میں بھی حدود قائم کر دی ہیں
چنانچہ خدا تعالیٰ سے حکم پاکر آپ نے فرمایا کہ۔ فان انتھوا فان اللّٰہ غفور رحیم۔ کہ جب لڑائی ہو رہی ہو۔ اور لڑنے والا دشمن لڑائی چھوڑ دے۔ تو پھر اس سے لڑنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک قسم کی ندامت ہے اور اللہ تعالیٰ نادم کی ندامت کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ بخشش سے کام لیتا ہے اور رحم کرتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ فلا عدوان الا علی الظٰلمین سزا انہی کو دی جاتی ہے جو ظلم کر رہے ہوں جو اپنی شرارت سے باز آجائیں انہیں پچھلے قصوروں کی وجہ سے برباد نہیں کرتے جانا چاہیئے۔

حریت ضمیر

آٹھواں احسان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپؐ نے حریت ضمیر کے اصل کو قائم کیا ہے علمی ترقی کی جڑ حریت ضمیر ہے۔ شک پیدا ہو اور اس شک کے مطابق تحقیق کی جائے اور صحیح نتیجہ نکلے اس کے مطابق اپنے اپنے خیال اور اپنے عمل کو بدلا جائے یہی سب ترقیات کی کنجی ہے سب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اس وقت عرب خصوصاً اور دوسرے ممالک کے لوگ عموماً حریت ضمیر کی قدر نہ جانتے تھے اس وقت قرآن کریم نے اعلان کیا۔ کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی دین کے بارہ میں کچھ جبر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ہدایت اور گمراہی میں خدا تعالیٰ نے نمایاں فرق کر کے دکھا دیا ہے پس جو سمجھنا چاہے وہ دلیل سے سمجھ سکتا ہے۔ اس پر جبر نہیں ہونا چاہیئے۔
ایک دفعہ عربوں نے خواہش کی کہ آپ سے سمجھوتہ کر لیں اور وہ اس طرح کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پرستش کرنے لگ جاتے ہیں اور تم بتوں کی پرستش شروع کر دو۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق فرمایا۔ کہ۔ لکم دینکم ولی دین۔ جب میں بتوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں اپنے ضمیر کو قربان کر کے ان کی پرستش کروں۔ اور تم واحد خدا کو نہیں مانتے تو تم اس کی پرستش کس طرح کر سکتے ہو۔
تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور ہمارے لئے ہمارا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری خوشدامن محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ۱۴ جون کو دل کے شدید دورہ کے باعث اچانک وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون
مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند متقی اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً "ستر" سال تھی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ بھجوایا گیا۔ پندرہ جون کو صبح آٹھ بجے کے قریب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔
مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے نو پوتے اور دو پوتیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مسز محمد یعقوب صدر لجنہ اماء اللہ
فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سَو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں صد فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی ایک اور فہرست دعا کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اموال میں برکت دے۔ تاکہ غلبۂ اسلام کے لئے وہ خدمت کرتے چلے جائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار		رقم
	صفِ اوّل	
۱۱۵	مکرم شیخ عبداللطیف خاں صاحب - اسلام آباد	۵۰۰۰
	صفِ سوم	
۱۷۳۱	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم علی احمد صاحب نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر	۵۰۰
۱۷۳۲	مکرم محمد اقبال صاحب دارالیمن ربوہ حال قطر۔	۵۰۰
۱۷۳۳	لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ جمال پور ضلع نواب شاہ	۵۰۰
۱۷۳۴	جماعت احمدیہ 〃 〃 〃	۵۰۰
۱۷۳۵	مکرم چوہدری محمد شریف خاں صاحب وسن کے ضلع سیالکوٹ	۵۰۰
۱۷۳۶	〃 شیخ محبوب الٰہی صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۵۰۰
۱۷۳۷	〃 محمد الطاف حسین صاحب - مری ہلز ضلع راولپنڈی	۵۰۰
۱۷۳۸	〃 میجر رفیق احمد صاحب بھٹی - راولپنڈی	۱۰۳۰
۱۷۳۹	〃 ملک محمد موسیٰ صاحب لودھراں ضلع ملتان	۵۰۰
۱۷۴۰	〃 بشیر احمد صاحب ظفر - حیدرآباد	۵۰۰
۱۷۴۱	〃 چوہدری بشیر احمد صاحب گوٹھ بشیر آباد ضلع نواب شاہ	۵۰۰
۱۷۴۲	〃 بشارت احمد صاحب بٹ اسلامیہ پارک لاہور	۵۰۰
۱۷۴۳	〃 کیپٹن ملک خادم حسین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰۰
۱۷۴۴	〃 عبدالسلام صاحب ارشد ایم۔ پی۔ او۔ ایئر۔ چک لالہ۔ راولپنڈی	۵۰۰
۱۷۴۵	〃 عبدالجلیل صاحب عشرت۔ کرشن نگر۔ لاہور	۱۰۰۰
۱۷۴۶	〃 نصیر الرحمٰن صاحب ناصر۔ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور	۵۰۰
۱۷۴۷	〃 عبدالغفور صاحب خادم۔ دارالیمن۔ ربوہ	۶۰۰
۱۷۴۸	جماعت احمدیہ چک ۹۹ بھابڑے والی ضلع شیخوپورہ	۶۰۰
۱۷۴۹	مکرم میجر نصیر احمد صاحب۔ راولپنڈی	۵۰۵
۱۷۵۰	〃 سید اخلاق احمد صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ	۵۰۰
۱۷۵۱	〃 چوہدری نذیر احمد صاحب 〃 〃 〃	۵۰۰
۱۷۵۲	〃 ناصر احمد صاحب۔ پشاور	۵۰۰
۱۷۵۳	〃 مشتاق احمد صاحب ماموں کانجن ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۷۵۴	〃 چوہدری علیم الدین صاحب۔ اسلام آباد۔	۱۰۰۰

درخواستِ دعا

عزیزی اختر بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب ایس ڈی او محکمہ آثار قدیمہ قلعہ لچھمن سنگھ لاہور عرصہ ایک سال سے جوڑوں کی دردوں اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (شیخ سبحان علی صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۴ گ ب سوڈھی ضلع لائلپور)

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۱۷۳۹

میں محمد اسماعیل ولد میاں میراں بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۴-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ از پسران ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل دھرمسالہ ننکانہ گوسائیاں شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ عبدالقیوم (پسر موصی) سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ عبدالقدوس (پسر موصی) سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۷۴۰

میں آمنہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۴-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۹ - ۱ ماشہ تولہ مالیت ۹۰۰/- 〃

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ آمنہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب دھرمسالہ ننکانہ گوسائیاں سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ عبدالقیوم (پسر موصیہ) سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ عبدالقدوس (پسر موصیہ) سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۷۴۱

میں محمد شریف ولد فضل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۲ حمید آباد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی زمین چک ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر ۳ ایکڑ ۴ کنال مالیت ۱۲۰۰۰/- روپے۔ (۲) زرعی زمین چک ۲۲ حمید آباد ضلع بہاولنگر ۱۸ ایکڑ مالیت ۳۶۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے سالانہ آمد زرعی جائیداد سے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد شریف نمبردار چک نمبر ۲۲ حمید آباد ڈاکخانہ ٹاہلی طلبانی براستہ خیرپور ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد:۔ ہدایت اللہ انسپکٹر بیت المال حال بہاولپور۔ گواہ شد:۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ سیکرٹری مال۔ بہاولپور

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپنی مجلس کی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ہرماہ باقاعدگی سے بھجواتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرضِ اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر

۱۹۱۱ء سے آپکے خاندانوں کی خدمت کرنیوالے

قدیمی۔ اوّلین۔ شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ۔ ربوہ۔ ٹنڈو محمد خان

دوائی منگواسنے اور معائنہ کا انتظام گول بازار ربوہ میں شروع کیا گیا ہے۔ ربوہ فون نمبر ۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمات پر سرکردہ راہنماؤں کا شاندار خراجِ تحسین

"معلوم ان کے پاس کونسا جادو ہے کہ جو مریض بھی وہاں جاتا ہے انکی تعریف میں رطب اللسان ہوتا ہے"

"واقعی جماعت احمدیہ شاندار خدمات بجا لا رہی ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقیات عطا کرے"

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں سکیم آگے بڑھو کے زیر اہتمام جاری شدہ چار ہسپتالوں میں چھ احمدی ڈاکٹر شب و روز بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت میں مصروف ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان مجاہدوں کے جذبۂ خدمت کو بے حد شاندار نوازتے ہوئے ان کی مقبولیت کو ملک کے عوام و خواص کے دلوں میں جاگزیں کر دیا ہے۔

ملک کے سرکردہ راہنماؤں نے حال ہی میں مختلف مواقع پر ہمارے ان بھائیوں کے کام کو جس رنگ میں سراہا ہے اس کی تفصیل سیرالیون کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر کی زبانی سنیئے وہ سیرالیون سے اپنے خط مؤرخہ ۲۳ مئی میں لکھتے ہیں:۔

۱۔ ۱۹ راپریل کو سٹیٹ ہاؤس میں آنریبل وزیر اعظم Hon S. I. Koroma نے ملاقات کے دوران مسنگبی کے نصرت جہاں احمدیہ کلینک اور اس کے ڈاکٹر انچارج مکرم ملک طاہر محمود صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا اور کہا کہ معلوم نہیں کہ ان کے پاس کونسا جادو ہے کہ جو مریض بھی وہاں جاتا ہے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہوتا ہے اور اب میرے علاقہ سے جو مسنگبی سے تقریباً ۱۰۰ میل دور ہے بڑی کثرت سے مریض ڈاکٹر صاحب کے پاس جا رہے ہیں۔

۲۔ نائیجیریا کے ہائی کمشنر مسٹر یوسف نے گزشتہ ماہ روکوپر کلینک دیکھا اور نئے کلینک اور ڈاکٹر محمد حسن صاحب کی شاندار مساعی کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور بے ساختہ کہنے لگے کہ واقعی جماعت احمدیہ انسانیت کی شاندار خدمات بجا لا رہی ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائے اور اب دوسرے احمدیہ کلینک بھی دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

۳۔ کل شام مشن ہاؤس میں سیرالیون میں اقوام متحدہ کے مستقل مندوب MR.. ALFRED EDWARD تشریف فرما تھے۔ گیمبیا کے ہائی کمشنر نے انہیں گیمبیا میں احمدیہ مشن کی شاندار کارگزاری سنائی۔ پیر الحاج مصطفےٰ سنوسی سابق نائب وزیر اعظم اور صدر مسلم کانگرس نے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے شاندار کاموں کی تفصیل بتائی جس پر انہوں نے بتایا کہ وہ خود بھی روکوپر میں احمدیہ کلینک دیکھ چکے ہیں اور ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب کی شاندار اور بے لوث مساعی کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ اسی طرح فری ٹاؤن میں احمدیہ سیکنڈری سکول کی شاندار ترقی کو وہ خود گزشتہ چار سالوں میں مشاہدہ کر چکے ہیں اور بتایا کہ عیسائیوں کے بعد انہیں صرف احمدیہ مشنوں کی تبلیغی مساعی کو دیکھنے کا موقع مختلف ملکوں میں ملا ہے۔

۴۔ بو اجے بو احمدیہ ہسپتال میں ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کے اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے سو فیصد کامیاب ہو رہے ہیں الحمد للہ۔ جس کی شہرت کو سن کر لوگ دور دور سے آ رہے ہیں۔ نئے ہسپتال کی تعمیر زوروں پر ہے۔ مکمل ہونے پر مریضوں کو مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

درخواست دعا

(۱) مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اسکوبے (غانا) نے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ مع بچگان ان کے پاس پہنچ گئے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا وہاں پر جانا بہت بابرکت فرمائے۔

(۲) مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان (غانا) کو گزشتہ دنوں کار کا ایک حادثہ پیش آیا تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش طور پر روبصحت ہو رہے ہیں۔ ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

فوری ضرورت ہے!

افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم شدہ ہسپتالوں میں نرسنگ، ڈسپنسنگ، لیبارٹری اور ایکسرے وغیرہ کا کام جاننے والے couple یعنی میاں بیوی کو بھجوانے کی ضرورت ہے۔

خواہشمند couple فوری طور پر اپنی درخواستیں مع اسناد وغیرہ کے سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کے نام بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

"سرگودھا ریلوے اسٹیشن پر نامعلوم افراد کی فائرنگ آٹھ زخمی ہو گئے"

"زخمیوں میں سے تین کی حالت نازک ہے، کوئی گرفتار نہیں ہوا"

"سرگودھا ۱۶ رجولائی (نمائندہ خصوصی) سرگودھا ریلوے اسٹیشن پر چند نامعلوم افراد نے ریوالوروں سے تیس افراد پر اندھا دھند فائرنگ کر کے آٹھ کو زخمی کر دیا۔ زخمی ہونے والوں میں تین کی حالت نازک ہے۔ واقعات کے مطابق آج صبح تیس افراد جو ربوہ سے ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا اپنے عزیزاں سے ملنے آئے تھے ربوہ جانے کے لئے ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو چند نامعلوم افراد نے اچانک اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں آٹھ افراد زخمی ہو گئے۔ زخمی ہونے والوں میں حاکم علی، عبدالسلام، لطف الرحمٰن، ملک فتح محمد، [illegible]، ضیاء الدین، راشد حسین اور مبارک احمد شامل ہیں۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔"

(روزنامہ مساوات لاہور ۱۷ رجولائی ۷۴ء)

۱۷ رجولائی کو ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا سے بذریعہ ٹیلیفون معلوم ہوا کہ زخمیوں کی تعداد دس ہے۔ ایک زخمی کو بغرض علاج لاہور بھیجا گیا ہے۔

دادو میں ہولناک طوفان

پانچ افراد ہلاک ہو گئے

حیدرآباد ۱۶ رجولائی۔ کل شام دادو شہر میں زبردست آندھی و طوفان سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق نوے میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آندھی آئی جس کے بعد زبردست بارش ہوئی۔ جس کے نتیجے میں شہر میں مواصلات اور بجلی کی سپلائی کا نظام کئی گھنٹے تک معطل رہا۔ آندھی اور بارش سے متعدد کچے اور پکے مکانات تباہ ہو گئے۔ درخت اور بجلی اور ٹیلیفون کے کھمبے گر گئے۔ دادو سے آٹھ میل دور دریائے سندھ میں کشتی الٹنے سے دو افراد ہلاک ہو گئے جبکہ تین افراد درخت گرنے سے بجلی کر ہلاک ہو گئے۔ متعدد افراد زخمی ہوئے جنہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ضلع دادو کی تاریخ میں اب تک ایسا بھیانک طوفان نہیں آیا تھا۔ ضلع دادو کے متعدد مقامات سے نقصانات کی مزید اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ فائر بریگیڈ کا عملہ اور دیگر امدادی پارٹیاں امدادی کارروائیاں کر رہی ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴